International Research Journal of Arabic and Islamic Studies, Vol.:03, Issue: 02, July-Dec 2023
pp:208 - 218

OPEN ACCESS
IRJAIS
ISSN (Online): 2789-4010
ISSN (Print): 2789-4002
www. irjais.com

تلف قرآن کے ذرائع: قرآن وسنت اور مذاہب اربعہ کے آثار کا تجزیاتی مطالعہ

Means of Disposing of the Quran: An Analytical Study of the Quran, Sunnah, and the Four Schools of Thought

Riaz Ahmed
M Phil Scholar, Institute of Islamic Studies,
University of the Punjab, Lahore
Abdullah Faheem
M Phil Scholar, Institute of Islamic Studies,
Bahauddin Zakariya University, Multan, Pakistan.

Abstract

The proper disposal of worn-out Quranic manuscripts and pages is a topic of significant importance within Islamic tradition. This study aims to explore the various methods of disposing of such sacred texts, drawing from the Quran, Sunnah, and the teachings of the four major Islamic schools of thought. The research investigates five primary methods: burning, burying, submerging in water, disposing of old CDs containing Quranic translations and interpretations, and recycling. Burning worn-out Quranic texts is a method rooted in historical practice, considered by many scholars to ensure the respectful treatment of sacred materials. Burying these texts in the ground is another traditional method, symbolizing a return to the earth and preserving the sanctity of the Quran. Submerging Quranic texts in water is also explored, particularly in contexts where other methods may not be feasible. The study also examines modern issues such as the disposal of old CDs containing Quranic translations and interpretations. With advancements in technology, proper methods for disposing of digital formats are discussed. Recycling Quranic manuscripts or pages is a more contemporary approach, balancing respect for the sacred texts with environmental considerations. By analyzing the perspectives from the Quran, Hadith, and the jurisprudential opinions of the Hanafi, Maliki, Shafi'i,

and Hanbali schools of thought, the study provides a comprehensive understanding of the recommended practices for disposing of worn-out Quranic materials. It underscores the importance of maintaining the sanctity and respect for the Quran through appropriate disposal methods.

Keywords: Quran disposal, Islamic law, sanctity, recycling, digital disposal

تعارف موضوع

بوسیدہ قرآن کے نسخے اور اوراق کو تلف کرنے کا مناسب طریقہ اسلامی روایت میں بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اس تحقیق کا مقصد قرآن، سنت اور چار بڑے اسلامی مذاہب کی تعلیمات کی روشنی میں ان مقدس متون کو تلف کرنے کے مختلف طریقوں کا جائزہ لینا ہے۔ تحقیق میں پانچ بنیادی طریقے شامل ہیں: جلانا، زمین میں دفن کرنا، پانی میں بہا دینا، قرآن کے تراجم وتفاسیر پر مشتمل پرانی سی ڈیز کا تلف کرنا اور ری سائیکل کرنا۔ قرآنی متون کو جلانا ایک تاریخی طریقہ ہے جو کئی علماء کے نزدیک مقدس مواد کے احترام کو یقینی بناتا ہے۔ ان متون کو زمین میں دفن کرنا ایک اور روایتی طریقہ ہے جو قرآن کے تقدس کو محفوظ رکھنے اور زمین کی طرف واپسی کی علامت ہے۔ پانی میں بہانے کا طریقہ بھی خاص طور پر ان مواقع پر استعمال ہوتا ہے جہاں دوسرے طریقے ممکن نہ ہوں۔ اس تحقیق میں پرانی سی ڈیز، جو قرآنی تراجم وتفاسیر پر مشتمل ہوتی ہیں، کے تلف کرنے کے جدید مسائل پر بھی بحث کی گئی ہے۔ ٹیکنالوجی میں ترقی کے ساتھ، ڈیجیٹل فارمیٹس کو تلف کرنے کے مناسب طریقوں پر گفتگو کی گئی ہے۔ قرآنی نسخوں اور اوراق کو ری سائیکل کرنا ایک جدید طریقہ ہے جو مقدس متون کے احترام اور ماحولیاتی تحفظ کے درمیان توازن برقرار رکھتا ہے۔

بوسیدہ مصاحف یا اوراق کو تلف کرنے کے طریقے

1. بوسید مصاحف یا اوراق کو جلانا

واقعہ احراق مصاحف

خلافت عثمان میں سیدنا حذیفہ بن یمان فتح رمینیہ و اذر بیجان کے زمانہ میں، سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ اس زمانہ میں اہل عراق وشام کے ہمراہ شریک جہاد تھے۔ آپ نے لوگوں میں قراتِ قرآن کریم کے بارے میں جو اختلاف پایا جاتا تھا، اس پر اظہار پریشانی کیا۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے عرض کی، **اَدْرِکَ هذه الامة قبل ان يختلفوا فی الکتاب اختلاف اليهود والنصاری.** اس سے پہلے کہ امت کتاب اللہ میں اختلاف کرنے لگے جیسے یہود و نصاریٰ نے کیا۔ اس کو سنبھال لیجئے۔

اس پر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ام المومنین سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کی خدمت میں پیغام بھیجا کہ آپ قرآن کریم کا نسخہ (مصحف) ہمیں بھیج دیں تاکہ اسے کئی مصاحف میں ہم نقل کرلیں، پھر آپ کو یہ نسخہ واپس کر دیں گے، سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے وہ نسخہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے سیدنا زید بن ثابت، سیدنا عبد اللہ بن زبیر، سیدنا سعید بن العاص، سیدنا عبد الرحمن بن الحارث بن ہشام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا۔ ان حضرات نے متعدد مصاحف میں اسے نقل فرمایا۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ان میں سے تین قریشیوں سے فرمایا۔ جب کسی لفظ قرآن میں تم اور زید بن ثابت میں اختلاف ہو تو اسے قریش کی زبان میں لکھنا۔ کہ قرآن انہی کی زبان میں اترا ہے سو ان حضرات نے ایسا ہی کیا۔ یہاں تک کہ جب مصاحف کے نسخے تیار ہو گئے تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے وہ نسخہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس واپس کر دیا اور لکھے گئے نسخوں میں سے ہر علاقے میں ایک نسخہ بھیج کر ساتھ ہی یہ حکم دیدیا کہ

بما سواه من القرآن في كل صحيفة او مصحف ان يحرق الخ.[1]

اس کے علاوہ کسی بھی صحیفے یا مصحف میں لکھا ہوا قرآن جلا دیا جائے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور واقعہ احراق

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا فعل حفاظتِ قرآن کی نصوص کے پیش نظر تھا۔ اسی بناء پر فعلِ ہذا کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی مستحسن سمجھا تھا۔[2]

احراق مصاحف پر صحابہ اکرام رضوان اللہ اجمعین کا اجماع

وَقَدْ ذَكَرَ ابن حَجر في الفتح أنه لم ينكر ذلك أحد من الصحابة رضوان الله عليهم، فذكرَ عن مُصعب بن سعد أنه قال: أدركت الناس متوافرين حين حرق عثمان المصاحف فأعجبهم ذلك أو قال لم ينكر ذلك منهم أحد. ونقل عن ابن بطال قال: في هذا الحديث جواز تحريق الكتب التي فيها اسم الله بالنار وأن ذلك إكرام لها وصون عن وطئها بالأقدام.. انتهى.[3]

ابن حجر نے فتح الباری میں ذکر کیا ہے کہ کسی صحابی نے اس کی تردید نہیں کی، انہوں نے مصعب بن سعد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے دیکھا کہ جب عثمان نے قرآن کو جلایا تو اس کے ارد گرد لوگ جمع تھے۔، اور انہوں نے اسے پسند کیا، یا اس نے کہا، ان میں سے کسی نے بھی اس سے انکار نہیں کیا۔ انہوں نے ابن بطال سے نقل کیا ہے کہ: اس حدیث میں خدا کے نام والی کتابوں کو آگ سے جلانا جائز ہے، اور یہ ان کی تعظیم اور ان پر قدم رکھنے سے بچانا ہے۔

قرآن کو تلف کرنے کے متعلق مذاہب اربعہ کے اقوال

الأصل أن المصحف الصالح للقراءة لايحرق، لحرمته، وإذا أحرق امتهانًا يكون كفرًا عند جميع الفقهاء.و هناك بعض المسائل الفرعية، منها: قال الحنفية: المصحف إذا صار خلقًا، و تعذر القراءة منه، لايحرق بالنار، بل يدفن، كالمسلم. و ذلك بأن يلف في خرقة طاهرة ثم يدفن. وتكره إذابة درهم عليه آية، إلا إذا كسر، فحينئذ لا يكره إذابته، لتفرق الحروف، أو؛ لأن الباقي دون آية. و قال المالكية: حرق المصحف الخلق إن كان على وجه صيانته فلا ضرر، بل ربما وجب. و قال الشافعية: الخشبة المنقوش عليها قرآن في حرقها أربعة أحوال: يكره حرقها لحاجة الطبخ مثلًا، و إن قصد بحرقها إحرازها لم يكره، و إن لم يكن الحرق لحاجة، و إنما فعله عبثًا فيحرم، و إن قصد الامتهان فظاهر أنه يكفر. و ذهب الحنابلة إلى جواز تحريق المصحف غير الصالح للقراءة."[4]

بنیادی اصول یہ ہے کہ قرآن جو پڑھنے کے لیے موزوں ہو اسے اس کی حرمت کی وجہ سے نہ جلایا جائے اور اگر اسے اہانت کی نیت کے ساتھ جلایا جائے تو تمام فقہاء کے نزدیک کفر ہے اس کے بعض ذیلی مسائل ہیں:

حنفی علماء کا مذہب:

اگر مصحف بوسیدہ ہو جائے اور اس سے پڑھنا ممکن ہو تو اسے آگ سے جلانا نہیں چاہیے، بلکہ مسلمان کی طرح دفن کرنا چاہیے۔ یا اسے صاف کپڑے میں لپیٹ کر اور پھر دفن کیا جاتا ہے۔ ایک درہم کو پگھلانا ناپسندیدہ ہے جب تک کہ اس پر آیت ہو، جب تک وہ ٹوٹ نہ جائے، اس صورت میں اسے پگھلانا ناپسندیدہ ہے، کیونکہ حروف الگ ہو جائیں گے، باقی آیت کے بغیر ہے۔

مالکی علماء کا مذہب: قرآن مجید کو جلانا اگر اسے محفوظ رکھنے کے لیے ہو تو کوئی حرج نہیں اور واجب بھی ہو سکتا ہے۔

شافعی علماء کا مذہب: لکڑی کو جلانے کی چار شرطیں ہیں جس پر قرآن لکھا ہوا ہے: کھانا پکانے کی ضرورت کے لیے جلانا ناپسندیدہ ہے، اور اگر جلا کر اس کا مقصد حاصل کرنا ہو تو۔ ناپسندیدہ نہیں ہے، اور اگر جلانا کسی ضرورت سے نہیں تھا، لیکن اس نے اسے بے فائدہ کیا، تو حرام ہے، اور اگر اس نے رسوا کرنے کا ارادہ کیا تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ کافر ہے۔

حنابلی علماء کا مذہب: حنابلہ کا عقیدہ تھا کہ قرآن کو جلانا جائز ہے جو پڑھنے کے قابل نہ ہو۔

امام احمد رضا خان کا فتوی

البتہ قواعد بغدادی و ابجد اور سب کتب غیر منتفع بہا ماورائے مصحف کریم کو جلا دینا بعد محو اسمائے باری عز اسمہ اور اسمائے رسل وملائکہ صلی اللہ تعالیٰ علیہم وسلم اجمعین کے جائز ہے۔[5]

2. قرآن کو مٹی میں دفن کرنا

در المختار میں ہے

المصحف إذا صار خلقا وتعذر القرائة منه لا يحرق بالنار إليه أشار محمد وبه نأخذ، ولا يكره دفنه، وينبغى أن يلف بخرقة طاہرة، ويلحد له لأنه لو شق ودفن يحتاج إلى إہالة التراب عليه، وفى ذلک نوع تحقير إلا إذا جعل فوقه سقف وإن شاء غسله بالماء أو وضعه فى موضع طاہر لا تصل إليه يد محدث ولا غبار، ولا قذر تعظيما لكلام الله عز وجل.[6]

قرآن مجید کے بوسیدہ اوراق یا پرزوں کو کسی محفوظ مقام پر دفن کر دیا جائے یا کسی کنوئیں یا نہر وغیرہ میں ڈال دیا جائے یا اوراق کو دھوڈالا جائے۔ فتنے کا ڈر نہ ہو تو جلانے کا بھی جواز ہے۔ چنانچہ اسماعیلی کی روایت میں ہے: "أَنْ تُمْحَى أَوْ تُحْرَقَ ۔" یعنی "اوراق کو تلف کر دیا جائے یا جلا دیا جائے۔"

مقدس اوراق ان کا ادب واحترام کرنا لازمی ہے جب ان اوراق سے فائدہ حاصل کرنا ممکن نہ رہے تو انہیں تلف کیا جائے گا، تلف کرنے کی بہتر صورت یہ ہے کہ ان اوراق کو گندگی سے دور کسی محفوظ مقام میں دفن کیا جائے، اگر گہرے پانی میں ڈال دیا جائے تو بھی کوئی حرج نہیں۔ پانی میں بہانے کی صورت میں اس بات کا دھیان رہے کہ یہ اوراق کسی وزنی چیز میں باندھ کر زیادہ گہرے پانی میں بہائے جائیں، کم گہرے پانی میں پانی میں ڈالنے کے بعد یہ دوبارہ کنارے پر آجائیں گے، جس سے ان کی بے ادبی ہوگی۔ اگر یہ صورت بھی ممکن نہ ہو تو اس پر سیاہی وغیرہ پھیر کر اس کے حروف مٹا دیئے جائیں، یا اس کے حروف کو کسی اور طریقہ سے مٹا دیا جائے۔[7]

در مختار میں مقدس اوراق کے بارے میں ہے:

"الكتب التى لا ينتفع بها يمحى عنها اسم الله و ملائكته و رسله و يحرق الباقى، ولا بأس بأن تلقى فى ماء جار كما هى أو تدفن وهو أحسن كما فى الأنبياء"

اور کتابیں جو قابل انتفاع نہ رہیں، بوسیدہ ہو جائیں، ان سے اللہ تعالیٰ، ملائکہ اور اللہ کے رسولوں کے نام مٹا دیے جائیں اور باقی کو جلا دیا جائے اور اس میں بھی کوئی حرج نہیں کہ انہیں اسی حالت میں جاری پانی میں بہا دیا جائے یا دفن کیا جائے اور دفن کرنا زیادہ بہتر ہے۔ جیسے کہ انبیاء کرام کو انتقال کے بعد دفن کیا جاتا ہے۔

"وهو أحسن كما فى الأنبياء" کے تحت علامہ شامی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں:

"والدفن أحسن كما فى الأنبياء و الأولياء إذا ماتوا، و كذا جميع الكتب إذا بليت و خرجت عن الإنتفاع بها اهـ: يعنى أن الدفن ليس فيه إخلال بالتعظيم،

لأن أفضل الناس يدفنون، و في الذخيرة: المصحف إذا صار خلقاً و تعذر القراءة منه لا يحرق بالنار، إليه أشار محمد و به نأخذ، ولا يكره دفنه، و ينبغي أن يلف بخرقة طاهرة و يلحد له لأنه لو شق و دفن يحتاج إلى إهالة التراب عليه و في ذٰلک نوع تحقير إلا إذا جعل فوقه سقف وإن شاء غسله بالماء أو وضعه في موضع طاهر لا تصل إليه يد محدث و لا غبار و لا قذر تعظيماً لكلام الله عزوجل اھ"

یعنی ان مقدس اوراق کو دفن کرنا زیادہ بہتر ہے، جیسا کہ انبیاء اور اولیاء کو انتقال کے بعد دفن کرنا زیادہ بہتر ہے اور اسی طرح تمام کتابوں کا حکم ہے، جب وہ بوسیدہ ہو جائیں اور ان سے نفع حاصل نہ کیا جا سکے اھ۔ یعنی ان کتابوں کو دفن کرنے میں ان کی تعظیم میں کوئی خلل نہیں ہوتا، اس وجہ سے کہ افضل لوگوں کو بھی دفن ہی کیا جاتا ہے اور ذخیرہ میں ہے کہ مصحف جب قابل استعمال نہ رہے اور اس سے پڑھنا متعذر ہو جائے تو اس کو آگ سے نہ جلایا جائے، اسی کی طرف امام محمد نے اشارہ کیا ہے اور اسی کو ہم اختیار کرتے ہیں، اس کو دفن کرنا مکروہ نہیں ہے، البتہ مناسب یہ ہے کہ اس کو ایک پاک کپڑے میں لپیٹا جائے اور اس کے لیے لحد بنائی جائے، اس وجہ سے کہ اگر اس کے لیے شق (سیدھی قبر) بنائی گئی اور اس میں دفن کیا گیا تو اس پر مٹی ڈالنے کی طرف بھی محتاجی ہو گی اور اس میں ایک قسم کی تحقیر ہے، الّا یہ کہ اس کے اوپر چھت بنا دی جائے اور اگر چاہے تو اس کو پانی سے دھو دے یا اس کو کسی ایسی پاک جگہ پر رکھے، جہاں بے وضو و بے غسل کا ہاتھ، گرد و غبار اور گندگی نہ پہنچے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے کلام کی تعظیم کی وجہ سے ہے۔[8]

امام احمد رضا خان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"احراق مصحف بوسیدہ و غیر منتفع علماء میں مختلف فیہ ہے اور فتوی اس پر ہے کہ جائز نہیں، قال فی الفتاوی عالمگیریۃ:

" المصحف إذا صار خلقا و تعذرت القراء ة منه لا يحرق بالنار أشار الشيباني إلى هٰذا في السير الكبير و به نأخذ كما في الذخيرة"

فتاوی عالمگیری میں فرمایا: جب مصحف پرانا اور بوسیدہ ہو جائے اور وہ پڑھے جانے کے لائق نہ رہے تو بھی اسے آگ میں نہ جلایا جائے، چنانچہ امام محمد شیبانی نے سیر کبیر میں اس کی طرف اشارہ فرمایا ہے، لہٰذا اسی کو ہم اختیار کرتے ہیں، کتاب ذخیرہ میں اسی طرح مذکور ہے۔ بلکہ ایسے مصاحف کو پاک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کرنا چاہیے۔

"فيها أيضا المصحف إذا صار خلقاً لا يقرأ منه و يخاف أن يضيع يجعل في خرقة طاهرة و يدفن و دفنه أولى من وضعه موضعا يخاف أن يقع عليه

النجاسة أو نحو ذٰلک و یلحد له لأنه لو شق و دفن یحتاج إلیٰ إهالة التراب علیه و فی ذٰلک نوح تحقیر إلا إذا جعل فوقه سقف بحیث لا یصل التراب إلیه فهو حسن أیضا کذا فی الغرائب"

یعنی اسی (عالمگیری) میں یہ بھی لکھا ہے کہ جب مصحف بوسیدہ ہو جائے اور اسے نہ پڑھا جا سکے اور یہ اندیشہ ہو کہ کہیں گر کر بکھر جائے گا اور بے ادبی ہونے لگے گی تو اسے کسی پاک کپڑے میں لپیٹ کر کسی محفوظ جگہ دفن کر دیا جائے اور اسے دفن کرنا زیادہ بہتر ہے، بنسبت کسی ایسی جگہ رکھ دینے کے جہاں اس پر گندگی پڑے اور آلودہ ہو جائے اور لاعلمی میں پاؤں کے نیچے روندا جانے لگے، نیز اس کی تدفین کے لیے صندوقچی قبر کی بجائے بغلی قبر بنائی جائے، اس لیے کہ اگر صندوق نما قبر بنائی گئی تو دفن کرنے کے لیے اس پر مٹی ڈالنے کی ضرورت پیش آئے گی اور یہ عمل بھی ایک لحاظ سے بے ادبی والا ہے، ہاں اگر مصحف شریف کو قبر میں رکھ کر اوپر چھت بنا دی جائے تاکہ اس پر مٹی نہ پڑے اور نہ اس تک مٹی پہنچے تو بھی اچھی تدبیر ہے[9]

وقار الفتاوی میں ہے:"

قرآن پاک کے بوسیدہ اور پرانے اوراق اور وہ اخبارات جن پر قرآنی آیات و احادیث وغیرہ لکھی ہوئی ہوتی ہیں، ان کو جمع کرنا اور اس کے بعد ایک مقام پر دفن کر دینا یا کھلے پانی جیسے سمندر یا دریا وغیرہ میں پتھر باندھ کر ڈال دینا سب سے زیادہ مناسب ہے۔"[10]

3. قرآن کو پانی میں بہادینا

یہ ہر مسلمان کی دینی ذمہ داری ہے کہ وہ قرآنی آیات، احادیث، انبیائے کرام کے ناموں اور دیگر مذہبی کتابوں کا احترام کرے، جس طرح اگر وہ صحیح اور قابل استعمال ہیں تو ان کا احترام کرنا ضروری ہے، اور اگر وہ پرانی، بوسیدہ اور ناقابل انتفاع ہیں تو ان کا احترام کرنا بھی ضروری ہے۔ اگر ایسی آیات اور مصحف بوسیدہ جائیں تو علماء نے ان کو بے حرمتی سے بچانے کے لیے مختلف طریقے بتائے ہیں:

(۱) پہلی صورت یہ ہے کہ انہیں کپڑے میں لپیٹ کر ایسی جگہ دفن کیا جائے جہاں لوگوں کی نقل و حرکت بالکل نہ ہو یا بہت کم ہو۔ مسلمانوں کی میت کی طرح قبر کھود کر دفن کی جائے اور بغل کی قبر بنانا بہتر ہے۔

(۲) دوسری صورت یہ ہے کہ ان مقدس اوراق کو کسی بھاری چیز سے باندھ کر دریا یا سمندر میں ڈال دیا جائے۔

(۳) تیسری صورت یہ ہے کہ ان آیات کو پانی سے دھویا جائے اور ان کی تحریروں اور تاثرات کو مٹا دیا جائے اور پھر انہیں جلا دیا جائے۔ آج کل چونکہ کتابیں پکی سیاہی سے چھاپی جاتی ہیں اس لیے عام طور پر اسے پانی سے مٹایا نہیں جا

سکتا تاہم کسی کیمیکل کے ذریعے مطبوعہ حروف کو مٹادینا (wash out) ممکن ہے کہ حروف ونقوش مٹ کر سیال (liquid) مادہ کی شکل اختیار کر جائیں اور اس طرح کرنے سے جو باقی بچے گا وہ کاغذ نہیں رہے گا بلکہ گودے کی شکل میں ہو گا لہذا پھر اس کا حکم مقدس اوراق کا نہیں رہے گا۔

"قَالَ الحَصْكَفِي:الكُتُب التي لا ينتفع بها يمحى عنها إسم الله وملائكته ورسلهِ ويحرق البَاقي ولا بأس بأن تلقى في ماء جاركما هي أو تدفن وهو أحسن كما في الأنبياء"" وقال ابن عابدين:وفي الذخيرة المصحف إذا صار خلقا وتعذر القراءة منه لا يحرق بالنار إليه أشار محمد وبه نأخذ ولا يكره دفنه وينبغي أن يلف بخرقة طاهرة ويلحد له لأنه لو شق ودفن يحتاج إلى إهالة التراب عليه وفي ذلك نوع تحقير إلا إذا جعل فوقه سقف وإن شاء غسله بالماء أو وضعه في موضع طاهر لا تصل إليه يد محدث ولا غبار ولا قذر تعظيما لكلام الله عز وجل" [11]

"وفي مسائل الملتقط: ورسائل تستغنى عنهاوفيها اسم الله تعالى يمحى ثم يلقى في الماءالكثير واتخذ منه قراطيس كان أفضل" [12]

کراچی سمندر اور توہین قرآن

کراچی سمندر میں قرآن کو تلف کرنے کی غرض سے ڈالا جاتا ہے جبکہ وہاں پر قرآن محفوظ نہیں ہے اسی پانی میں گندگی ڈالی جاتی ہے اور قرآن کے اوراق کناروں پر آسودگی کی حالت میں موجود ہوتے ہیں انتظامیہ میں قرآن کو سمندر میں ڈالنے سے پابندی لگادی ہے۔ [13]

4. قرآن کی ترجمہ وتفسیر کی پرانی سی ڈی کو تلف کرنا

اگر وہ CD ایسی ہوں کہ اس کا ڈیٹا ڈیلیٹ کیا جاسکتا ہو تو اس کے ڈیٹا کو ڈیلیٹ کرنے کے بعد اس کا جس طرح چاہے استعمال کرسکتے ہیں، اگر اس کا ڈیٹا حذف نہ کیا جاسکتا ہو اور وہ قابلِ استعمال نہ ہو تو ایسی صورت میں قرآن مجید کے ادب واحترام کی وجہ سے اس سی ڈی کو کسی جگہ زمین میں دفنا دینا چاہیے۔ [14]

مقدس آیات کا احترام اور احترام کرنا ضروری ہے، جب ان آیات سے فائدہ اٹھانا ممکن نہیں ہو گا تو وہ تلف ہو جائیں گی، انہیں تلف کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ انہیں گندگی سے دور کسی محفوظ جگہ پر دفن کیا جائے، اگر انہیں گہرے پانی میں ڈال دیا جائے تو بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ پانی میں ڈالے جانے کی صورت میں یہ بات ذہن میں رکھیں کہ ان چادروں کو کسی بھاری چیز میں باندھ کر زیادہ گہرے پانی میں ڈالا جائے، کم گہرے پانی میں ڈالنے کے بعد وہ واپس کنارے پر آجائیں گی جس سے وہ بیکار ہو جائیں گی۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو اس پر سیاہی وغیرہ پھیر کر اس کے حروف مٹادیے جائیں یا اس کے حروف کو کسی اور طریقے سے مٹادیا جائے۔ [15]

ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ وہ قرآن کریم کے کلمات یا ان کا ترجمہ یا اللہ اور اس کے رسول کا نام جہاں کہیں بھی لکھا ہو ملے اس کا احترام کرے۔ اخبارات میں قرآنی آیات کا ترجمہ دین کی تعلیم، نصیحت اور تبلیغ کی غرض سے کیا جاتا ہے، جن کا احترام کیا جانا چاہیے۔ اگر کوئی اسے پھینکتا ہے، تو وہ برا کرتا ہے، مگر یہ اس کی بدذوقی ہے۔ اگر اخبار قرآنی آیات یا ان کے ترجمے شائع کرتا ہے تو اسے کوڑے دان سے پہلے الگ کر دینا چاہیے اور پھر آیت مقدس میں دیا جانا چاہیے۔[16]

5. قرآنی مصاحف یا اوراق ری سائکل (Recycle) کرنا

بوسیدہ قرآنِ مجید جو قابلِ تلاوت نہ رہے، کے بارے میں فقہائے کرام رحمہم اللہ نے لکھا ہے کہ ان کو پاک کپڑے میں لپیٹ کر ادب کے ساتھ کسی ایسی پاک جگہ پر دفنایا جائے جہاں سے لوگوں کا عام گزر نہ ہو، یا پھر انہیں ادب کے ساتھ دریا وغیرہ پاک پانی میں بہایا جائے۔ اس لیے حتی الامکان ان دونوں طریقوں میں سے کسی ایک پر عمل کرنا چاہیے۔ البتہ اگر ان پر عمل میں کوئی مشکل درپیش ہو، اور بوسیدہ اوراق کے ادھر ادھر ضائع ہونے کا اندیشہ ہو جس میں ان کی بے ادبی بھی لازم آتی ہے تو پھر مندرجہ ذیل شرائط کے ساتھ ان کی ری سائیکلنگ کی گنجائش ہے:-

1. اصل مقصد اور ارادہ قرآن مجید کی بوسیدہ آیات کو جا بجا پڑے رہنے، ضائع ہونے، اور بے ادبی سے بچانا ہو۔
2. صرف ان مقدس آیات کو ری سائیکل کیا جائے جو ان میں تلاوت اور تلاوت کے لیے رکھنا مشکل ہو۔ قرآن کو ری سائیکل کرنا جائز نہیں ہو گا جس میں صرف پرانا گتے ہوں، باقی قرآن پڑھنے کے قابل ہو، لیکن نئی جلدیں بنا کر اور متعلقہ جگہوں پر دوبارہ تلاوت کے لئے دستیاب کر کے ان کی حفاظت کرنا ضروری ہو گا۔
3. ری سائیکلنگ کے لئے استعمال ہونے والے کیمیکلز اور پانی میں کوئی ناپاک چیز نہیں ہونی چاہئے۔
4. ری سائیکلنگ کے عمل میں حصہ لینے والے ملازمین کو وضو کرنا چاہئے، اور وضو کرتے وقت کسی کو بھی قرآن پاک کو ہاتھ نہیں لگانا چاہئے۔
5. اس جگہ کو صاف کرنے کا خاص خیال رکھا جانا چاہئے جہاں مقدس اورک کو ری سائیکل کیا جاتا ہے۔
6. ری سائیکلنگ سے پہلے، مقدس اوراق کو ایک اونچی، مناسب اور صاف جگہ پر رکھا جانا چاہئے جیسے میز وغیرہ.
7. ری سائیکلنگ کے لئے مقدس آیت کو عام چیزوں کی طرح لاپرواہی سے مشین میں نہیں پھینکا جانا چاہئے، بلکہ ادب کے ساتھ اٹھایا جانا چاہئے اور پلانٹ اور مشین میں رکھنا چاہئے۔
8. ری سائیکلنگ کے عمل میں استعمال ہونے والا پانی کسی خالص ندی یا ندی وغیرہ میں چھوڑ دیا جائے، عام نالوں یا راستوں میں بہنا جائز نہیں ہو گا۔

ان تمام شرائط کا خلاصہ یہ ہے کہ ری سائیکلنگ کے عمل میں شروع سے آخر تک قرآن کی بے حرمتی نہ کی جائے، لہٰذا قرآن پاک کی ری سائیکلنگ کے لیے مناسب معیار (ایس او پیز) بنائے جائیں اور پھر ان پر سختی سے عمل درآمد کیا جائے۔

مندرجہ بالا تمام شرائط کو مدنظر رکھتے ہوئے ری سائیکلنگ کے عمل کو غیر ادبی کہنا بظاہر درست نہیں ہے، کیونکہ ادب اور بے ادبی کا عمومی مدار عرف پر ہوتا ہے، اور ری سائیکلنگ بوسیدہ اور کس کو ٹھکانے لگانے کا ایک جدید طریقہ ہے، جس میں اگر مندرجہ بالا شرائط کو مدنظر رکھا جائے تو اسے عرفہ غیر ادبی نہیں سمجھا جاتا ہے۔ اور کوں کو ضائع ہونے اور تباہی سے بچانے کے لئے، صحیح نیت کے ساتھ مناسب اور موثر طریقے سے ان کی ری سائیکلنگ کی گنجائش بھی ہونی چاہئے۔

بوسیدہ قرآن اور قرآن کریم کو ری سائیکل کرنے کے بعد بہتر ہے کہ ان سے قرآن اور دینی کتابوں کے لیے کاغذ یا گتے دوبارہ بنالیے جائیں۔ البتہ اگر ری سائیکلنگ کے بعد حاصل ہونے والی رقم کسی اور جائز مقصد کے لیے استعمال کی جائے جس میں بے حیائی کا کوئی پہلو نہ ہو مثلاً عام کتابیں، لفافے وغیرہ تو اس کی بھی گنجائش موجود ہے۔ لیکن اسے کسی ایسے مقصد کے لئے استعمال کرنا جائز نہیں ہوگا جس میں بے حیائی کا پہلو ہو، جیسے ٹشو پیپر وغیرہ۔

خلاصہ بحث

یہ تحقیق قرآن کے بوسیدہ نسخوں اور اوراق کو تلف کرنے کے مختلف طریقوں کا تجزیہ پیش کرتی ہے۔ قرآن، سنت اور چار بڑے اسلامی مذاہب کی آراء کی روشنی میں، تحقیق میں تجویز کردہ طریقے پیش کیے گئے ہیں جو قرآن کے تقدس اور احترام کو برقرار رکھنے میں مددگار ہیں۔ یہ تحقیق پالیسی سازوں، معلمین اور مذہبی رہنماؤں کے لیے تجویز کرتی ہے کہ وہ قرآن کے مناسب تلفی کے طریقوں کو فروغ دیں اور ان کی تعلیم دیں۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات(References)

1 الجامع الصحیح البخاری، محمد بن إسماعيل بن إبراهيم بن المغيرة البخاري، دار الشعب، القاهرة، 1987، 2:746

2 سنن ابی داود، بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّرْتِيلِ فِي الْقِرَاءَةِ، رقم: 1464، سنن الترمذی، رقم: 2914

3 https://www.islamweb.net/ar/fatwa/113116

4 الموسوعة الفقهية الكويتية، حرف الالف، احراق، ط: دار السلاسل الكويت، 2/123

5 فتاوی رضویہ، رضافاؤنڈیشن، لاہور، 23/338

6 الدر المختار مع رد المختار، كتاب الحظر والإباحة ط: زکریا دیوبند، 605/9

7 الدر المختار، كتاب الحظر والإباحة، رد المحتار، كتاب الحظر والإباحة، 422/6

8 الدر المختار مع رد المحتار، مطبوعہ پشاور، 09/696

9 فتاوی رضویہ، رضافاؤنڈیشن، لاہور، 23/338

10 وقار الفتاوی، بزم وقار الدین، کراچی، 2/100

11 الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الحظر والإباحة، باب الاستبراء وغیرہ مکتبہ ماجدیہ کوئٹہ، پاکستان، 9/ 605

12 الفتاوی التاتارخانیة، کتاب الکراھیة، المادة، 28066، ج: 8/ 69

13 https://www.facebook.com/watch/?v=1062984171291447 3 دسمبر 2023ء

14 علامہ محمد یوسف بنوری، دارالافتاء، جامعہ علوم اسلامیہ، ٹاؤن، فتوی نمبر: 144001200179

15 الدّر المختار، کتاب الحظر والاباحة، رد المحتار، کتاب الحظر والاباحة، 6/422

16 تفسیر ابن کثیر 7/ 545